امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے جب حدیث صحت کو پہنچے بس وہی میرا مذہب ہے

الفضل الموہبی

فی معنی

"اذا صح الحدیث فھو مذھبی"

تصنیف

فقیہِ امت امام اہلسنت مجدد دین و ملت اعلیٰحضرت شاہ احمد رضا خاں محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

بسرپرستی: الشاہ مفتی غلام سرور قادری شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ غوثیہ مین مارکیٹ گلبرگ لاہور

ناشر

مکتبہ مصباح القرآن

[illegible]

(رسالہ مختصر) تصنیف منیف در شرح ارشاد گرامی اذا صح الحدیث فہو مذہبی کا صحیح معنی و مفہوم

الفضل الموہبی

فی معنی

اذا صح الحدیث فہو مذہبی

تصنیف

مجدد اسلام غوث الاغواث و قطب الاقطاب قبلۂ عالم

امام الفقہاء و المحدثین الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی

مع حاشیہ مسمّٰی بہ نام

النفل الرضوی

تالیف

الشاہ مفتی غلام سرور قادری رکن مرکزی کونسل

و مشیر وفاقی شرعی عدالت پاکستان

مدرس و مہتمم و شیخ الحدیث دار العلوم جامعہ غوثیہ رضویہ

مین مارکیٹ، گلبرگ - لاہور

ناشر:

مرکزی ادارہ مصباح القرآن جامعہ غوثیہ رضویہ

مین مارکیٹ، گلبرگ لاہور

فہرست مضامین

نام کتاب ———— الفضل الموہبی

تصنیف ———— مجدد اسلام امام اہلسنت فقیہ امت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان محدث بریلوی

نام حاشیہ ———— الفضل الرضوی

تصنیف ———— الشاہ مفتی غلام سرور قادری

تاریخ طباعت ———— ١٤٠٨ھ، ١٩٨٨ء

بار ———— اول

مطبع ————

تعداد ———— گیارہ سو

ھدیہ ————

علم دین کی اشاعت بہترین صدقہ جاریہ ہے

(الحدیث)

ادارہ ہٰذا کے سرپرست حضرت الحاج عبدالرشید قریشی چیف انجینئر (ریٹائرڈ) دستارہ خدمت کو اللہ تعالیٰ بہترین جزاء عطا فرمائے جن کی محض حصول رضائے الٰہی پر مبنی معاونت سے ادارہ ہٰذا اس عظیم الشان خدمت کے قابل ہوا۔

(ناظم ادارہ ہٰذا)

التوزیع من الادارۃ المرکزیۃ لاشاعۃ القرآن والسنۃ [illegible]

دین کے فتنے سے بچایئے اور خداوند کریم سے اجر عظیم حاصل فرمایئے سائلان
ہم سُنی حنفی مسلمانان جیت پور ملک کاٹھیاوار۔

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰

الحمد للہ الذی انجانا من کید الکائدین والصلاۃ والسلام علی من رد فساد المفسدین وعلی آلہ وصحبہ والمجتہدین ومقلدیہم الیٰ یوم الدین

شخص مذکور صریح غیر مقلد وہابی ہے اور حنفیوں کا صریح مخالف و بدخواہ اور اُس کی یہ ناپاک کتاب یقیناً گمراہی وفساد پھیلانے والی اور عظیم دھوکا دے کر حنفی بچوں کے دلوں میں بچپن سے لامذہبی وگمراہی کا بیج بونے والی ہے بچے جوان کسی کو اس کتاب کا پڑھنا ہرگز جائز نہیں جو حنفی بچوں اور عامیوں میں ایسی ضلالت مآب کتاب کی اشاعت کرتا اور اس کے پڑھنے کی ترغیب دیتا ہے حنفیہ کا دشمن حنفیہ کا بدخواہ خود غیر مقلد لامذہب گمراہی پسند گمراہ ہے جو سفیہ اس کے مصنف کو سنی حنفی کہے اور کہے کہ ایسا اختلاف خود حنفیہ میں چلا آتا ہے اور ایسے مسائل خود ہدایہ وغیرہ کتب حنفیہ میں موجود ہیں اور ان کا پڑھنا بلا کراہت جائز ہے وہ خود بھی متہم اور انہیں بدمذہبوں کی دُم ہے

جو شخص غیر مقلدوں وہابیوں اور سنیوں کے درمیان فروعی اختلاف بتائے اور ان میں اتحاد منائے وہ بدمذہب اور غیر مقلد ہے۔

مصنف عیار کا اتنا لکھنا ہی اُس کی بد مذہبی و غیر مقلدی کے اظہار کو بس تھا کہ وہ لامذہبوں کو جن کا نام اُس نے انہیں لامذہبوں سے سیکھ کر اہل

حدیث و محدثین رکھا ہے اور حنفیہ کرام کو ایک پلے میں رکھتا ہے اور ان کا اختلاف مثل اختلاف صحابہ کرام و ائمہ اعلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ صرف فروعی بتاتا اور دونوں فریق میں اتحاد منانا ہے حالانکہ غیر مقلدین کا ہم سے اختلاف صرف فروعی نہیں بلکہ بکثرت اصول دین میں ہمارا ان کا اختلاف ہے ہماری تمام کتب اصول مالامال ہیں کہ ہمارے اور جملہ ائمہ اہلسنت کے نزدیک اصول شرع چار ہیں کتاب و سنت و اجماع و قیاس۔

قارئین غور فرمائیں کہ اعلیٰحضرت عظیم البرکت واضح طور پر فرماتے ہیں کہ جو شخص غیر مقلدوں وہابیوں اور سنیوں کے درمیان اختلاف کو فروعی قرار دے اور ان میں اتحاد مانے وہ لامذہب اور غیر مقلد ہے اعلیٰحضرت عظیم البرکت کے اس فتوی سے جناب طاہر القادری بھی لامذہب اور غیر مقلد قرار پاتے ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ انہوں نے دیت کے مسئلہ میں حنفی مذہب کو خیر باد کہا بلکہ اجماع صحابہ و اجماع ائمہ کو پس پشت ڈالا ائمہ و فقہا کو اپنا فریق و مخالف کہہ کر ان کی تصریحات اور جزئیات کے ماننے سے کھلا انکار کیا ان کی مذاکرہ کی کیسٹ موجود ہے۔ راقم نے کئی علماء کو اور خود طاہر صاحب کے بعض ساتھیوں کو سنائی ہے راقم کے پاس ان کی تصدیقیں موجود ہیں۔
حضرت علامہ قبلہ کاظمی صاحب علیہ الرحمۃ نے وہ کیسٹ سنی مفتی عبد القیوم ہزاروی، مولانا محمد صدیق ہزاروی مولانا حافظ عبد الستار سعیدی مولانا مفتی عبد العلیم سیالوی و مولانا محمد رشید نقشبندی، مولانا محمد عمر ہزاروی مولانا محفوظ الحق و مولانا عبد الرحمن جامی و مولانا مفتی محمد حسین قادری (سکھر) پروفیسر ظہیر الدین ابر مولانا ابو الاعجاز و دیگر حضرات نے یہ کیسٹ خود سنی اور تصدیق کردی مولانا خلیل اشرف مولانا اللہ یار اشرفی بھی سننے والوں میں شامل ہیں نیز طاہر القادری صاحب کے رسائل بھی موجود ہیں وہ تمام مکاتب فکر سنی، شیعہ، اہلحدیث اور دیوبندی کے درمیان اختلاف کو فروعی قرار دے چکے ہیں " یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ تمام اسلامی فرقوں کے درمیان اعتقادی قدریں سب مشترک ہیں" پھر لکھتے ہیں کہ ان میں اگر کوئی اختلاف ہے تو صرف فروعی حد تک اور وہ بھی ان کی عملی تفصیلات اور کلامی شروحات متعین کرنے میں ہے اس سے عقائد اسلام پر کوئی اثر نہیں پڑتا" (فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے ص۹) اس کا جواب انہوں نے اپنے خط میں جو مولانا اقدس علی خان کو بھیجا یہ دیا کہ ہم ان مسالک اور مکاتب فکر کی بات کر رہے ہیں جو علی التحقیق مسلمان ہیں۔" (خط مذکورہ ص۱) مولانا اقدس علی خان صاحب اس سے مطمئن

نہیں ہوئے۔ اس خط میں انہوں نے ان مسالک کا نام نہیں لیا جو ان کے نزدیک علی التحقیق مسلمان ہیں البتہ علماء حیدرآباد کو انٹرویو دیا جسے انہوں نے ٹیپ بھی کر لیا اور اس کی کاپی انہوں نے راقم کو بھیجی اور وہی پندرہ روزہ "دید و شنید" میں بھی شائع ہوئی اس میں انہوں نے واضح کر دیا کہ ان کی مراد حنفی شافعی مالکی اور حنبلی ہے یہ جواب قطعاً غلط اور فریب ہے کیونکہ فرقہ کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے۔ حنفی شافعی اور مالکی وحنبلی حضرات کے بارے میں نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ فرقے نہیں اور نہ ہی ان میں سے کوئی فرقہ پرست ہے اور نہ ہی اس ملک پاکستان میں شافعی مالکی حنبلی کے لوگ ہیں (الا ماشاء اللہ) اور نہ ہی یہاں حنفی شافعی جھگڑے ہوتے ہیں نیز اس کتاب میں انہوں نے کہیں شافعیوں حنفیوں اور مالکیوں کا ذکر نہیں کیا بلکہ اس کے برعکس انہوں نے اس کتاب میں لکھا ہے۔ اگر خدانخواستہ سرزمین پاک پر دشمن کے قدم پہنچ گئے اور وہ اپنے قدم گاڑنے میں کامیاب ہو گیا تو ہمارا حشر دوسروں سے مختلف نہ ہو گا پھر جو تباہی ہوگی اس میں نہ کوئی بریلوی بچ سکے گا اور نہ دیوبندی اور نہ کوئی اہلحدیث اور نہ کوئی شیعہ۔ (فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے ص۱۲۹) اس صراحت کے بعد اس کو فریب نہیں کہا جائے گا کہ ان کی مراد یہ فرقے نہیں حنفی شافعی اور مالکی وحنبلی ہیں نیز ان کا یہ کہنا کہ " اگر مسئلہ سنت صحیحہ سے ثابت ہو تو آثار صحابہ و تابعین اور اقوال ائمہ کی طرف التفات نہیں کیا جائیگا (تحقیق مسائل کا شرعی اسلوب ص۲۲) کیا وہی غیر مقلدوں اور وہابیوں کا عقیدہ نہیں ہے؟ ضرور وہابیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے ملاحظہ ہو رسول اللہ صلعم کی حدیث کے ہوتے ہوئے کسی فقیہ یا مجتہد کی رائے ہمارے لیے حجت نہیں۔" (الہدیۃ السنیہ مولفہ شیخ سلیمان بن سحمان نجدی صفحہ ۴۹ طبع امرتسر ۱۹۲۷ء) حالانکہ ہم اعلیٰحضرت کے حوالے سے پہلے لکھ چکے ہو آپ نے حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کا قول مدخل سے نقل کیا کہ " حدیث علماء کے لیے سخت گمراہ کن ہے سوائے مجتہدین کے"۔

لا مذہبوں نے اجماع وقیاس کو بالکل اڑا دیا ان کا پیشوا صدیق حسن بھوپالی لکھتا ہے قیاس باطل و اجماع بے اثر آمد ان کا تمام کتابیں اس سے پڑ ہیں کہ وہ سوا قرآن وحدیث کے کسی کا اتباع نہیں کرتے اور اجماع وقیاس کے سخت منکر ہیں اور ہمارے ائمہ نے اجماع وقیاس کے ماننے کو ضروریات دین سے گنا ہے اور ان کے منکر کو ضروریات دین کا منکر کہا ہے اور ضروریات دین کا منکر کافر ہے پھر ہمارا ان کا اختلاف فروعی کیسے ہوسکتا ہے مواقف وشرح مواقف موقف اوّل مرصد خامس مقصد سادس میں ہے کون الاجماع حجة قطعية معلوم بالضرورة من الدين یعنی اجماع کا حجت قطعی ہونا ضروریات دین سے ہے کشف البزدوی شریف میں ہے قد ثبت بالتواتران الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم عملوا بالقياس وشاع وذاع ذالك فيما بينهم من غير رد وانكار۔ یعنی تواتر سے ثابت ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم قیاس پر عمل فرماتے تھے اور یہ اُن میں مشہور معروف تھا جس پر کسی کو اعتراض وانکار نہ تھا اسی میں امام غزالی سے ہے قد ثبت بالقواطع من جميع الصحابة الاجتهاد والقول بالرأى والسكوت عن القائلين به وثبت ذلك بالتواتر فى وقائع مشهورة ولم ينكرها احد من الامة فاورث ذلك علما ضروريا فكيف يترك المعلوم ضرورة

لہ نوٹ : یہ حاشیہ صفحہ ۹۱ پر ملاحظہ فرمائیں

لہ اسی طرح طاہر القادری نے بھی اجماع وقیاس کو اڑا دیا چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔" قانون کا مصدر اصلاً صرف اللہ اور رسول ہی ہیں اور لکھتے ہیں۔" قرآن سنت کا ناسخ ہو سکتا ہے سنت قرآن کا نہیں البتہ احناف کے مطابق سنت متواترہ اور مشہورہ قرآن کی تخصیص و تقیید ہو سکتی ہے۔" (تحقیق مسائل صـ۲۲) پھر لکھتے ہیں۔" بعض علماء نے نسخ القرآن بالسنۃ کو جائز رکھا (یعنی احناف نے) لیکن ہمارے (پروفیسر کے) نزدیک یہ درست نہیں قرآن کی آیت صرف قرآن ہی سے منسوخ ہو سکتی ہے سنت سے نہیں (اجتہاد اور اس کا دائرہ کار صـ۱) قارئین دیکھئے کیا پروفیسر صاحب نے یہاں احناف کا مذہب بیان کرنے کے بعد صاف صاف نہیں کہہ دیا کہ ہمارے نزدیک یہ (مذہب احناف) درست نہیں ؟ تو کیا پروفیسر صاحب کو حنفی تصور کیا جائے ہرگز نہیں ۔ اسی رسالہ کے صفحہ ۱۰ پر لکھا کہ صحابہ کے اجماع کے علاوہ کوئی ایک اجماع بعد کے دور کے اجماع سے منسوخ ہو سکتا ہے جبکہ مسلک حق یہ ہے کہ اجماع صحابہ اور ان کے بعد کے علماء مجتہدین کا اجماع جس میں اہل زمانہ میں سے کسی بھی مجتہد نے اختلاف نہ کیا ہو کبھی منسوخ نہیں ہو سکتا۔ وہ بمنزلہ آیت قرآن ہے البتہ جس اجماع کے بارے میں ہے کہ وہ بعد کے اجماع سے منسوخ ہو سکتا ہے یہ وہ اجماع ہے جس میں پہلے انعقاد اجماع کے وقت کسی مجتہد نے اختلاف کیا (ملاحظہ ہو توضیح و تلویح کلاں صفحہ ۴۰۵)

جو شخص غیر مقلدوں، وہابیوں اور سنیوں کے درمیان فروعی اختلاف بتائے اور ان میں اتحاد منائے وہ بد مذہب اور غیر مقلد ہے

لامذہبوں نے اجماع وقیاسؔ کو بالکل اڑا دیا ان کا پیشوا صدیق حسن بھوپالی لکھتا ہے قیاس باطل و اجماع بے اثر آمدان کا تمام کتابیں اس سے پڑ ہیں کہ وہ سوا قرآن وحدیث کے کسی کا اتباع نہیں کرتے اور اجماع وقیاس کے سخت منکر ہیں اور ہمارے ائمہ نے اجماع وقیاس کے ماننے کو ضروریات دین سے گنا ہے اور ان کے منکر کو ضروریات دین کا منکر کہا ہے اور ضروریات دین کا منکر کافر ہے پھر ہمارا ان کا اختلاف فروعی کیسے ہوسکتا ہے مواقف وشرح مواقف موقف اوّل مرصد خامس مقصد سادس میں ہے کون الاجماع حجة قطعية معلوم بالضرورة من الدين یعنی اجماع کا حجت قطعی ہونا ضروریات دین سے ہے کشف البزدوی شریف میں ہے قد ثبت بالتواتر ان الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم عملوا بالقياس وشاع وذاع ذالك فيما بينهم من غير رد وانكار. یعنی تواتر سے ثابت ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم قیاس پر عمل فرماتے تھے اور یہ ان میں مشہور معروف تھا جس پر کسی کو اعتراض وانکار نہ تھا اسی میں امام غزالی سے ہے قد ثبت بالقواطع من جميع الصحابة الاجتهاد والقول بالرأى والسكوت عن القائلين به وثبت ذلك بالتواتر فى وقائع مشهورة ولم ينكرها احد من الامة فاورث ذلك علما ضروريا فكيف يترك المعلوم ضرورة

لہ نوٹ : یہ حاشیہ صفحہ ۹۱ پر ملاحظہ فرمائیں

لہ اسی طرح طاہر القادری نے بھی اجماع وقیاس کو اڑا دیا چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔" قانون کا مصدر اصلاً صرف اللہ اور رسول ہی ہیں اور لکھتے ہیں "قرآن سنت کا ناسخ ہو سکتا ہے سنت قرآن کی نہیں البتہ احناف کے مطابق سنت متواترہ اور مشہورہ قرآن کی تخصیص و تقیید ہو سکتی ہے۔" (تحقیق مسائل صفحہ ۲۴) پھر لکھتے ہیں۔" بعض علماء نے نسخ القرآن بالسنۃ کو جائز رکھا (یعنی احناف نے) لیکن ہمارے (پروفیسر کے) نزدیک یہ درست نہیں قرآن کی آیت صرف قرآن ہی سے منسوخ ہو سکتی ہے سنت سے نہیں (اجتہاد اور اس کا دائرہ کار صفحہ) قارئین دیکھئے کیا پروفیسر صاحب نے یہاں احناف کا مذہب بیان کرنے کے بعد صاف صاف نہیں کہہ دیا کہ ہمارے نزدیک یہ (مذہب احناف) درست نہیں ؟ تو کیا پروفیسر صاحب کو حنفی تصور کیا جائے ہرگز نہیں۔ اسی رسالہ کے صفحہ ۱۰ پر لکھا کہ صحابہ کے اجماع کے علاوہ کوئی ایک اجماع بعد کے دور کے اجماع سے منسوخ ہو سکتا ہے جبکہ مسلک حق یہ ہے کہ اجماع صحابہ اور ان کے بعد کے علماء مجتہدین کا اجماع جس میں اہل زمانہ میں سے کسی بھی مجتہد نے اختلاف نہ کیا ہو کبھی منسوخ نہیں ہو سکتا۔ وہ بمنزلہ آیت قرآن ہے البتہ جس اجماع کے بارے میں ہے کہ وہ بعد کے اجماع سے منسوخ ہو سکتا ہے یہ وہ اجماع ہے جس میں پہلے انعقاد اجماع کے وقت کسی مجتہد نے اختلاف کیا (ملاحظہ ہو توضیح و تلویح کلاں صفحہ ۱۰۱)

جو شخص غیر مقلدوں، وہابیوں اور سنیوں کے درمیان فروعی اختلاف بتائے اور ان میں اتحاد منائے وہ بدمذہب و غیر مقلد ہے

یعنی قطعی دلیلوں سے ثابت ہے کہ جمیع صحابہ کرام اجتہاد و قیاس کو مانتے
تھے اور اس کے ماننے والوں پر انکار نہ کرتے تھے اور یہ مشہور واقعوں میں
تواتر کے ساتھ ثابت ہوا اور امت میں کسی نے اس کا انکار نہ کیا تو اس سے
علم ضروری پیدا ہوا تو جو بات ضروریات دین سے ہے کیونکر چھوڑ دی
جائے گی درمختار کتاب السیر باب المرتد میں ہے الکفر تکذیبہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فی شیء مما جاء بہ من الدین ضرورۃ
یعنی ضروریات دین نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سے کسی شے کا انکار کفر ہے بالخصوص
امام الائمہ مالک الازمہ کاشف الغمہ سراج الامہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے قیاس سے ان گمراہوں کو جس قدر مخالفت ہے عالم آشکارا ہے
ان کی کتابیں ظفر المبین وغیرہ امام و قیاسات امام پر طعن سے مملو ہیں اور فتاویٰ
عالمگیری جلد ثانی صفحہ ۹۴ میں ہے رجل قال قیاس ابی حنیفۃ حق نیست
یکفر کذا فی التاتارخانیۃ یعنی جو شخص کہے کہ امام ابوحنیفہ کا قیاس حق نہیں وہ کافر ہو جائے
گا ایسا ہی تاتارخانیہ میں ہے۔

ثانیاً یہ چالاک مصنف خود اقرار کرتا ہے کہ اسے کسی فریق سے مخالفت
نہیں یہ بات لامذہب بے دین ہی کی ہو سکتی ہے جسے دین و مذہب سے کوئی
غرض نہیں ورنہ دو متخالف فریقوں میں مخالفت نہ ہوئی کیونکر معقول ثالثاً
لامذہبوں کا اہلسنت کے ساتھ اختلاف مثل اختلاف صحابہ کرام بتانا صراحتاً
انہیں اہلسنت بنانا ہے حالانکہ ہمارے علما صاف فرماتے ہیں کہ وہ گمراہ
بدعتی جہنمی ہیں طحطاوی علی الدر المختار جلد ۴ مطبع مصر صفحہ ۱۵۳ میں ہے
ہذہ الطائفۃ الناجیۃ قد اجتمعت الیوم فی مذاہب اربعۃ وہم الحنفیون والمالکیون
والشافعیون والحنبلیون رحمہم اللہ ومن کان خارجا عن ہذہ الاربعۃ فی ہذا